روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

بدھ 30 مئی 2012ء 8 رجب 1433 ہجری 30 ہجرت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 125

موزوں پر مسح

حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو وضو کرایا۔آپ نے اپنے دونوں موزوں پر مسح کیا اور نماز پڑھی۔

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ فی الخفاف۔ حدیث نمبر:375)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود کو دعویٰ سے قبل اور دعویٰ کے بعد بھی بارہا مختلف مصالح کیلئے سفر کرنے پڑے مگران میں بھی آپ نماز کا بھرپور اہتمام کرتے۔

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب نے بیان کیا کہ:

''حضرت مسیح موعود کے ملازم غفار کا کام اتنا ہی تھا کہ جب آپ مقدمات کے لئے سفر کرتے تو وہ ساتھ ہوتا اور لوٹا اور مصلّٰی اس کے پاس ہوتا۔ان دنوں آپ کا معمول یہ تھا کہ رات کو بہت کم سوتے اور اکثر حصہ جاگتے

(شمائل احمد ص28)

حضرت بھائی محمود احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں کرم دین والا مقدمہ گورداسپور میں دائر تھا۔عموماً حضرت اقدس مقدمہ کی تاریخوں پر قادیان سے علی الصبح روانہ ہوتے تھے اور نماز فجر راستہ میں ہی حضرت مولوی فضل الدین صاحب بھیروی کی امامت میں ادافرماتے تھے۔ (سیرت المہدی جلد 3ص31)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

(غالبًا 1903ء) ایک سفر میں جبکہ ہم چند خدام حضرت مسیح موعود کے ہمراہ قادیان سے گورداسپور جارہے تھے۔اور قادیان سے بہت سویرے ہم سوار ہوئے تھے۔نماز فجر کے وقت نہر پر پہنچے۔اور وہاں نماز فجر ادا کی گئی اور حضور کے فرمانے سے عاجز راقم پیش امام ہوا۔پانچ سات آدمی ساتھ تھے۔ (ذکر حبیب ص110)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

(غالبًا 1903ء) ایک دفعہ مقدمہ کرم دین میں جب کہ حضرت صاحب کمرہ عدالت میں بہ سبب سماعت مقدمہ تشریف فرما تھے۔نماز ظہر کا وقت گزر گیا۔اور نماز عصر کا وقت بھی تنگ ہوگیا۔تب حضور نے عدالت سے نماز پڑھنے کی اجازت چاہی اور باہر آکر برآمدے میں ہی اکیلے ہی ہر دو نمازیں جمع کر کے پڑھیں۔

(ذکر حبیب ص 110)

میر عنایت علی شاہ صاحب لودھیانوی بیان کرتے ہیں کہ جب اول ہی اول حضور اقدس لدھیانہ تشریف لائے تھے تو صرف تین آدمی ہمراہ تھے۔میاں جان محمد صاحب وحافظ حامد علی صاحب اور لالہ ملاوامل صاحب غالبًا تین روز حضور لدھیانہ میں ٹھہرے ایک روز حضور بہت سے احباب کے ساتھ سیر کو تشریف لے گئے۔خاکسار بھی ہمراہ تھا راستہ میں عصر کی نماز کا وقت آگیا۔حضور نے وہیں پر مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانوی کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

(سیرت المہدی جلد 3ص34)

تجارت میں دیانت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

''لوگ محنت نہیں کرتے اور تجارت کا علم حاصل نہیں کرتے اور ناجائز وسائل سے اپنی دکان چلانا چاہتے ہیں ...... ہوشیار آدمی ہوشیاری سے کام کرتا اور کامیاب ہوتا ہے۔لیکن اگر ہوشیاری کے ساتھ دیانت بھی شامل ہوجائے تو پھر یہ بہت اعلیٰ درجہ کی بات ہوتی ہے۔اگر ہوشیاری نہ ہو بلکہ سستی ہو تو پھر کامیابی مشکل ہے اور پھر فائدہ اٹھانے کی خواہش ایک مخفی بددیانتی ہے''۔

(خطبات محمود جلد نمبر 7 صفحہ 306 تا 311)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ضرورت محررین درجہ دوم

دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں وقتاً فوقتاً محررین درجہ دوم کی ضرورت رہتی ہے۔خواہشمند احباب اپنی درخواستیں صدر محلّہ / امیر ضلع سے تصدیق کروا کر مع نقول قومی شناختی کارڈ ، سند میٹرک وایف اے نظارت دیوان کو بھجوادیں۔کم از کم تعلیم انٹرمیڈیٹ ہو اور انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں کم از کم 45 فیصد نمبر حاصل کئے ہوں، ان پیج کمپوزنگ میں رفتار کم از کم 25 الفاظ فی منٹ ہو۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ)

جنریٹر برائے فروخت

دارالصناعۃ ورکشاپ کے تحت دو عدد نئے جنریٹر 5 K V دستیاب ہیں۔ خواہشمند افراد مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں۔

دارالصناعۃ آٹوز ورکشاپ نزد سوئمنگ پول ربوہ

فون نمبر: 047-6216153

موبائل: 0303-6373996

(نگران دارالصناعۃ ورکشاپ)

مشعل راہ

ہماری کوئی حرکت حکمِ خدا کے خلاف نہیں ہونی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 2/اپریل 2004ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

اصل بات یہ ہے کہ انسان کی پیدائش کی علت غائی یہی عبادت ہے (یعنی بنیادی مقصد یہی عبادت ہے)۔جیسے دوسری جگہ فرمایا (۔) (الذّٰریٰت :57) یعنی عبادت اصل میں اس کو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوت کجی کو دور کرکے دل کی زمین کو ایسا صاف بنادے جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے۔(یعنی دل کی سختی اور کجی کو دور کرکے دل کی زمین کو ایسا صاف بنادے جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے) ۔عرب کہتے ہیں کہ مَوْرٌ مُعَبَّدٌ جیسے سرمہ کو باریک کرکے آنکھوں میں ڈالنے کے قابل بنا لیتے ہیں۔اسی طرح جب دل کی زمین میں کوئی کنکر، پتھر، ناہمواری نہ رہے اور ایسا صاف ہو گویا روح ہی روح ہو،اس کا نام عبادت ہے۔چنانچہ اگر یہ درستی اور صفائی آئینہ کی کی جاوے تو اس میں شکل نظر آجاتی ہے۔اور اگر زمین کی کی جاوے تو اس میں انواع و اقسام کے پھل پیدا ہو جاتے ہیں۔پس انسان جو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اگر دل صاف کرے اور اس میں کسی قسم کی کجی اور ناہمواری، کنکر، پتھر نہ رہنے دے تو اس میں خدا نظر آئے گا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 347)

تو یہ معیار ہیں ہماری عبادات کے جو حضرت مسیح موعود ہم سے توقع رکھتے ہیں۔کہ ہمارے دل صاف ہو کر اس طرح خدا تعالیٰ کے آگے جھکیں،اس طرح اس کی عبادت بجالائیں کہ ان میں خدا نظر آنے لگے۔یعنی ہماری کوئی حرکت ایسی نہ ہو جو خدا کے حکم کے خلاف ہو بلکہ ہماری سوچیں بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق چلنے والی ہوں۔جب ہماری یہ کیفیت ہو جائے گی تو تب ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے کہلا سکتے ہیں۔ورنہ تو دنیا کی ملونیاں اور اس کے گند ہمارے دلوں میں ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود مزید فرماتے ہیں:

پس کس قدر ضرورت ہے کہ تم اس بات کو سمجھو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ۔دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو،میں اس لئے بار بار اس امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے۔اور یہی بات ہے جس سے وہ دور پڑا ہوا ہے۔فرماتے ہیں کہ:"میں یہ نہیں کہتا کہ تم دنیا کے کاروبار چھوڑ دو یا بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو۔(۔) اس کو جائز نہیں رکھتا اور رہبانیت (۔) کا منشاء نہیں۔(۔) تو انسان کو چست اور ہوشیار اور مستعد بنانا چاہتا ہے۔اس لئے میں تو کہتا ہوں کہ تم اپنے کاروبار کو جدوجہد سے کرو،حدیث میں آیا ہے کہ جس کے پاس زمین ہو اور وہ اس کا تردّد نہ کرے تو اس کا مواخذہ ہوگا۔پس اگر کوئی اس سے یہ مراد لے کہ دنیا کے کاروبار سے الگ ہو جائے تو وہ غلطی کرتا ہے۔نہیں اصل بات یہ ہے کہ یہ سب کاروبار جو تم کرتے ہو اس میں دیکھ لو کہ خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو اور اس کے ارادے سے باہر نکل کر اپنی اغراض و جذبات کو مقدم نہ کرو"۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 118)

تو یہاں حضرت مسیح موعود نے یہ فرمایا کہ عبادت کرنے سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ دنیا کو چھوڑ دے اور اپنے معاشرے اور رشتہ داروں سے قطع تعلق کرلے۔فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ محنت سے اپنے دنیاوی کام بھی کرنا تم پہ فرض ہے۔لیکن یہ کام تمہیں عبادت سے روکنے والے نہ ہوں۔اگر تم کاروباری آدمی ہو تو محنت سے کاروبار کرو۔اگر تم زمیندار ہو تو اپنی زمین پر دوسروں سے زیادہ محنت کرو۔اگر تم کہیں ملازم ہو تو محنت سے کام کرو اور دنیا کو یہ پتہ چلے کہ احمدی کی شان ہے کہ وہ اپنے دنیاوی کام بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کرتا ہے۔اور وہ اپنی عبادات بھی عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بجالاتا ہے۔

(روزنامہ الفضل 6 جولائی 2004ء)

ہے صد شکر اپنا خدا ایک ہے

سزا وار حمد و ثنا ایک ہے
ہے صد شکر اپنا خدا ایک ہے

ذرا سوچو ہوتے اگر دو خدا — لڑائی سے فرصت نہ پاتے ذرا
کہ عالم کا فرماں روا ایک ہے
ہے صد شکر اپنا خدا ایک ہے

جو مشرق سے سورج نہ چڑھتا کبھی — تو مغرب میں جا کر نہ ڈھلتا کبھی
جدھر دیکھو جلوہ نما ایک ہے
ہے صد شکر اپنا خدا ایک ہے

جو یخ بستہ ہو جاتی ساری حیات — کہ دن کو ترس جاتی اندھیری رات
وہی نور ارض و سما ایک ہے
ہے صد شکر اپنا خدا ایک ہے

نہ قانون ہوتا نہ کوئی اصول — نبی ہوتا اپنا نہ کوئی رسول
کہ وہ سید الانبیاء ایک ہے
ہے صد شکر اپنا خدا ایک ہے

کسی کی نہ کرتا کوئی جستجو — ہے لڑتے خداؤں کی کیا آبرو
کہ ڈھونڈا جسے بار ہا ایک ہے
ہے صد شکر اپنا خدا ایک ہے

اگر تُو تُو مَیں مَیں کی تکرار ہو — تو مخلوق مغلوب ہو خوار ہو
دعا ایک بس مدعا ایک ہے
ہے صد شکر اپنا خدا ایک ہے

نہ فصلیں ہی اگتیں ربیع و خریف — جو رازق اگر ہوتے باہم حریف
یہ پیغام بادِ صبا ایک ہے
ہے صد شکر اپنا خدا ایک ہے

جو اک سے زیادہ ہوں مشکل کشا — غموں سے نہ بندہ ہو عہدہ برآ
حقیقت میں مشکل کشا ایک ہے
ہے صد شکر اپنا خدا ایک ہے

زمانے کا ہوتا نہ مالک کوئی — نہ مالک کوئی اور نہ سالک کوئی
کہ درویش کی تو صدا ایک ہے
ہے صد شکر اپنا خدا ایک ہے

وہ آدم ہوا، ابن آدم ہوا — جو شیطاں سے ان کا تصادم ہوا
تو اس جنگ کا فیصلہ ایک ہے
ہے صد شکر اپنا خدا ایک ہے

اگر سو برس عمر پائیں گے ہم — اسی کی طرف لوٹ جائیں گے ہم
کہ ہم سب کی زنجیرِ پا ایک ہے
ہے صد شکر اپنا خدا ایک ہے

ابن آدمؔ

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ ہالینڈ 2

طالبات وطلباء کے ساتھ نشست۔ ملاقاتیں۔ خطبہ جمعہ اور لنگر خانہ کا معائنہ

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

16 مئی 2012ء

صبح چار بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور (نن سپیٹ) میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

طالبات کے ساتھ نشست

آج پروگرام کے مطابق ہالینڈ کی مختلف یونیورسٹیز اور ہائی سکولز میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات اور طلباء کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک پروگرام رکھا گیا تھا۔ طالبات کے پروگرام کا انعقاد پہلے ہوا۔

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس پروگرام میں شرکت کے لئے بیت النور تشریف لائے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ نائلہ حفیظ صاحبہ نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ درنجم صدیقی صاحبہ نے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد Middle Eastern Studies کے بارہ میں عزیزہ نزرین علی صاحبہ نے ایک Presentation دی اور بتایا کہ اس تعلیمی پروگرام میں عربی زبان میں Graduation ہوتی ہے اور پھر Master بھی کروایا جاتا ہے۔ پہلے چار ماہ عربی گرائمر سکھاتے ہیں پھر اس کے بعد عربی زبان کا لٹریچر وغیرہ پڑھایا جاتا ہے۔

اس شعبہ میں Master کی ڈگری حاصل کرنے والے عربی زبان پڑھا سکتے ہیں۔ عربی زبان کے استاد بن سکتے ہیں۔ عربی میں تراجم کا کام کر سکتے ہیں۔ مختلف عرب ممالک میں موجود سفارتخانوں میں کام کر سکتے ہیں۔ وزارت خارجہ کی منسٹری میں کام کر سکتے ہیں اور اسی طرح عربی زبان جاننے کے لحاظ سے Refugees کے معاملات میں بھی کام کر سکتے ہیں۔ ماسٹر (Master) کی ڈگری کے ساتھ ان سب جگہوں پر انہیں ملازمت مل سکتی ہے۔

بعد ازاں دوسری Presentation عزیزہ مدیحہ بھٹی صاحبہ نے Cultural Anthropology and Development Studies کے تعلیمی پروگرام پر دی۔

موصوفہ نے بتایا کہ اس تعلیمی پروگرام میں تین سال میں Graduation کی ڈگری ملتی ہے اور پھر مزید دو سال کی تعلیم کے بعد ماسٹر (Master) کی ڈگری ملتی ہے۔

اس شعبہ میں مختلف ممالک، علاقوں، قوموں اور مختلف قبائل کے کلچر، ان کے رسم ورواج، رہن سہن، روایات، عادات وغیرہ کے بارہ میں پڑھایا جاتا ہے اور بتایا جاتا ہے کہ کس طرح اور کب سے ان کا یہ اپنا اپنا کلچر ڈویلپ ہوا ہے۔ نیز ان کے مذاہب، اقتصادیات، معاشیات اور Politics اور زبان وغیرہ کے بارہ میں بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس پروگرام کے دوران کسی ملک، علاقہ کی خاص زبان بھی سیکھی جاسکتی ہے اور ماسٹر کرتے ہوئے دوسرے سال میں ایک تحقیقی مقالہ بھی لکھنا پڑتا ہے۔

اس پروگرام میں ماسٹر (Master) کرنے والے بطور استاد، پروفیسر کام کر سکتے ہیں۔ نیز Diplomatic Services، Government Jobs، جرنلزم، Refugee Work وغیرہ میں جاسکتے ہیں۔ نیز مختلف اداروں اور آرگنائزیشن کے لئے ریسرچ کا کام بھی کر سکتے ہیں اور Ph.D بھی کر سکتے ہیں۔

اس کے بعد تیسری Presentation عزیزہ نصیرہ علت نے Speech And Language Therapy کے تعلیمی پروگرام پر دی۔ یہ چار سال کا یونیورسٹی کا کورس ہے اس کے بعد Bachelor of SLT کی ڈگری ملتی ہے۔

موصوفہ نے بتایا کہ اس تعلیمی پروگرام کا تعلق بول چال سے ہے۔ مثلاً بچے کسی وجہ سے بول نہیں سکتے ان کو سکھانا ہے کہ کس طرح بولنا ہے کسی کو بات کرنے میں، بولنے میں، اپنا مدعا بیان کرنے میں، مختلف الفاظ ادا کرنے میں دقت ہے۔ پورے لفظ منہ سے نکلنے کی بجائے آدھے لفظ منہ سے نکلتے ہیں۔ زبان اور گلے کی وجہ سے بعض دفعہ بولنے میں، بات کرنے میں دقت ہوتی ہے تو یہ بتایا جاتا ہے کہ ان تمام امور کا کس طرح علاج کرنا ہے اور کیا طریقہ اختیار کرنا ہے۔

اس طرح بعض دفعہ شنوائی میں نقص ہوتا ہے۔ بات سمجھنے میں دقت ہے تو بتایا جاتا ہے کہ کمیونیکیشن کس طرح کرنی ہے۔ وغیرہ

مجلس سوال وجواب

ان تینوں Presentation کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اب اگر کسی نے کوئی سوال کرنا ہے تو کر لے۔

ایک نومبائع بچی جو Law میں تعلیم حاصل کر رہی ہے نے سوال کیا کہ کیا ایسا لگتا ہے کہ پاکستان میں اسلامک لاء کبھی بدلے گا۔ کانسٹیٹیوشن لاء میں تبدیلی واقع ہوگی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ کہو کہ......کو Defame کرنے والا Law کبھی بدلے گا۔ حضور انور نے فرمایا جب تک......سر پر ہے کبھی نہیں بدلے گا۔......تو امن کی تعلیم دیتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حکومت کی اطاعت کرو۔ آپؐ نے مکہ میں تیرہ سال سختیاں جھیلیں لیکن کبھی بھی حکومت کے خلاف، نظام کے خلاف بغاوت نہیں کی اور ہمیشہ اطاعت کی اور ہر ظلم پر اپنے صحابہ کو یہی تعلیم دی کہ صبر کرو۔ مکہ کے کفار حضرت یاسرؓ آپ کی بیوی حضرت خدیجہؓ اور آپ کے بیٹے عمارؓ کو تکالیف دے رہے تھے اور ظلم ڈھا رہے تھے۔ آنحضرت ﷺ کا اس طرف سے گزر ہوا تو آپؐ نے یہ ظلم ہوتا دیکھا تو فرمایا۔ آل یاسر! صبر کرو۔ خدا نے تمہارے لئے جنت میں گھر بنایا ہے۔ حضرت یاسرؓ اور حضرت سمیہؓ تو ان ظلموں کے نتیجہ میں شہید ہو گئے۔ حضرت عمار نے شدید سختی کی وجہ سے بعض ایسے کلمات کہہ دیئے جو ان کے بتوں کی تعریف میں تھے۔ جس پر ان کو مخالفین نے چھوڑ دیا۔ آپ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور سارا ماجرا بیان کیا اور حضور ﷺ کے دریافت کرنے پر بتایا کہ میرا دل ایمان پر قائم ہے اور میرا دل ایمان پر مطمئن ہے۔ آنحضرت ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ شعب ابی طالب میں اڑھائی سال سے زائد رہے اور سختیاں جھیلیں اور ہمیشہ صبر کی تعلیم دیتے رہے۔ پھر آپ نے مدینہ ہجرت کی اور کفار نے وہاں بھی پیچھا کیا اور مدینہ پر حملہ کیا تو اس وقت خدا تعالیٰ نے آپ کو قتال کی اجازت دی اور اس لئے اجازت دی کہ کفار ظلم میں حد سے بڑھتے جا رہے ہیں۔ اس کا ذکر سورۃ الحج میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جا رہا ہے۔ قتال کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اجازت دیتے ہوئے ساتھ یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ اگر اجازت نہ دی جاتی اور اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی۔

یعنی اگر اب کفار کے مقابل پر دفاع نہ کیا تو پھر یہ سب عبادت گاہیں ختم ہو جائیں گی۔ اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے سب مذاہب کو اور ان کی عبادت گاہوں کو محفوظ کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہ نے جو بھی جنگیں لڑیں وہ اپنے دفاع کے طور پر لڑیں اور جنگ کی حالت میں بھی آنحضرت ﷺ کی طرف سے یہ ہدایت تھی کہ کسی پادری کو نہیں مارنا، کسی عورت بچے کو نہیں مارنا، کسی چرچ، عبادت گاہ کو نقصان نہیں پہنچانا۔ بائبل نے تو یہ کہا تھا کہ کوئی پھلدار درخت نہیں کاٹنا۔ جبکہ آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا کہ کوئی بھی درخت نہیں کاٹنا۔ پس آپؐ نے ہمیشہ دفاعی جنگیں لڑیں اور حکومت کے خلاف کبھی بھی بغاوت نہیں کی بلکہ آپ نے یہ فرمایا کہ اگر مذہبی آزادی نہیں ہے تو ملک چھوڑ دو اور ہجرت کر جاؤ۔

حضور انور نے آنحضرت ﷺ کے ایک صحابی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک صحابی نے ایک مخالف کو قتل کر دیا اور بتایا کہ اس نے کلمہ پڑھ لیا تھا لیکن اس نے قتل کے خوف سے کلمہ پڑھا تھا۔ تو اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا۔ قیامت کے دن جب اس کا لاالٰہ الا اللہ ...... تمہارے سامنے ہوگا تو تم اس کا کیا جواب دو گے۔

آنحضرت ﷺ نے تو یہ فرمایا ہے کہ جو کلمہ پڑھ لے وہ مسلمان ہے بلکہ یہاں تک فرمایا کہ من قال لاالٰہ الا اللہ دخل الجنۃ۔ یعنی پورا کلمہ بھی نہیں جس نے لاالٰہ الا اللہ پڑھ لیا وہ بھی مسلمان ہے اور جنت میں داخل ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک اور واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے کل

ہی پاکستان سے ایک خاتون کا خط آیا ہے۔ اس کی ملازمہ گھر کی صفائی کر رہی تھی تو پانی گھر سے باہر چلا گیا اور ساتھ والے ایک غیر احمدی کے گھر کے سامنے تک آ گیا۔ وہ آدمی غصے سے باہر نکلا کہ ایک احمدی گھر کا پانی میرے گھر کے سامنے کیوں آیا ہے۔ اس نے گالیاں نکالیں، حضرت مسیح موعود کو اور جماعت کو بھی گالیاں نکالیں اور کہا کہ اگر پانی میری طرف آیا تو میں بہت برا کروں گا۔ اس پر اس احمدی خاتون نے ملازمہ کو واپس بلایا لیکن پھر بھی وہ گالیاں دینے سے باز نہ آیا۔ اس پر اس خاتون نے کہا کہ تم نے جو کرنا ہے کرلو میں موت سے نہیں ڈرتی اور کلمہ پڑھ کر کہا کہ یہ کلمہ تو امن اور محبت سکھاتا ہے۔ اس پر اس مخالف شخص نے کہا کہ کلمہ نہ پڑھو۔ تو اس پر احمدی خاتون نے جواب دیا کہ کیا تم نے یہ کلمہ خریدا ہوا ہے۔ کیا یہ تمہاری پراپرٹی ہے۔ اس پر مخالف نے کہا ہاں یہ کلمہ ہمارا ہے۔ ہم نے خریدا ہے۔ تم نہیں پڑھ سکتے۔

اس واقعہ کا ذکر کرنے کے بعد حضور انور نے فرمایا آپ کس قانون کی بات کرتی ہیں۔ سوال یہ ہونا چاہئے کہ یہ جنگل کا قانون کب ختم ہوگا؟

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ عورت کو اپنا کیریئر بنانے میں کس حد تک اجازت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہر وہ کیریئر بنانے کی اجازت ہے جس میں عورت کی حیاء پر حرف نہ آئے۔ الحیاء من الایمان ہمیشہ مدنظر رہنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا اگر K L M میں ایئر ہوسٹس بننا ہے، سکرٹ پہننی ہے اور سر پر چھوٹی سی ٹوپی رکھنی ہے تو اس کی تو دین اجازت نہیں دیتا اور نہ کسی احمدی بچی کو اس کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ آپ ڈاکٹر، ٹیچر، انجینئر، سائنٹسٹ، پروفیسر، وکیل وغیرہ بن سکتی ہیں۔ بشرطیکہ آپ کا لباس ٹھیک ہو اور آپ کا حجاب نہیں اترنا چاہئے۔ آپ کا لباس حیا والا ہو تو ٹھیک ہے۔ وکالت کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ جو کریمینل کیسز ہیں ان میں نہیں جانا۔

اس سوال کے جواب میں کیا امام خاتون کو جو اس کی بیوی ہے یا بہن ہے نماز میں اپنے ساتھ کھڑا کر سکتا ہے جبکہ اور کوئی مقتدی نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بہت ساری چیزیں ہیں جو آنحضرت ﷺ نے کر کے دکھائی ہیں۔ مرد دو اکٹھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ خاتون کے بارہ میں یہی ہے کہ پیچھے کھڑی ہو کر نماز پڑھے۔ لیکن اگر کہیں مجبوری ہو تو ساتھ کھڑی ہو سکتی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود بعض دفعہ چکروں کی تکلیف کی وجہ سے بیت الذکر نہیں جا سکتے تھے اور گھر میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور حضرت اماں جان کو ساتھ کھڑا کر لیا کرتے تھے۔

حضرت اماں جان نے بتایا کہ آپ نے فرمایا کہ اصل تو یہی ہے کہ عورت پیچھے کھڑی ہو لیکن مجھے چکروں کی تکلیف ہے اور میں ساتھ اس لئے کھڑا کرتا ہوں کہ اگر کسی وقت تکلیف کی وجہ سے سہارا لینا پڑے تو سہارا لے لوں تا کہ کہیں گر نہ جاؤں۔ تو مجبوری کی صورت میں اجازت ہو جاتی ہے۔

ایک طالبہ کے اس سوال کے جواب میں کہ کیا انسان دعا سے قسمت بدل سکتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ دعا سے قسمت کی تبدیلی کا کیا سوال ہے، میں تمہیں ایک مثال کے ذریعہ سمجھاتا ہوں۔ تم لڑکیاں ہو، عورت شادی کرتی ہے۔ بعض دفعہ مرد دوسری شادی کرتا ہے۔ شریعت نے اسے بعض حالات، بعض شرائط کے ساتھ اجازت دی ہے اور عورت اس میں روک نہیں بن سکتی۔ تو ایسی صورت میں عورت دعا تو کر سکتی ہے۔ تو ایسی صورت میں عورت دعا کرے۔ اب دعا کی قدرت کا قانون شادی کرنے کے قانون پر غالب ہو جائے گا۔ لیکن جو دعا کرنے کی شرائط ہیں، لوازمات ہیں ان کے ساتھ دعا کی جائے۔ اضطراری کیفیت پیدا ہو، دل سے دعا کرو اور کامل یقین سے دعا کرو۔ دعا کی قبولیت پر بھی پورا یقین ہو تو قانون قدرت غالب آ سکتا ہے۔ دعاؤں سے تقدیر بدلتی ہے۔

اس سوال کے جواب پر کہ تیسری جنگ عظیم کے لئے ہم کس طرح تیاری کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ دعا کرو کہ یہ جنگ نہ ہو۔ اگر ہو جائے تو اس بارہ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ دو تین ماہ کا راشن رکھو۔ اگر جنگ ہوئی تو دوسری جنگ عظیم کی طرح لمبی نہیں ہوگی۔ باقی جو احمدی ہیں وہ خدا کے حضور جھکیں تو جنگ کے نقصان سے بچ سکتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا ہے۔ ؎

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

ہر وہ شخص بچے گا جو پیار کرتے ہوئے خدا سے تعلق رکھے گا۔ پس خدا سے اپنا تعلق جوڑیں۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا لڑکیوں کو جرنلزم میں جانے کی اجازت ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا بالکل اجازت ہے۔ اخباروں میں لکھو گی تو ولڈرز (Wilders) کا مقابلہ کر سکو گی۔ میں تو لڑکیوں کو کہتا ہوں کہ اخباروں میں آرٹیکل لکھو مضامین لکھو اور جو بھی دین کے خلاف اعتراضات ہوتے ہیں ان کا جواب دو۔

طالبات کے ساتھ یہ کلاس سات بجکر پینتالیس منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے طالبات کو قلم عطا فرمائے۔

طلباء کے ساتھ نشست

اس کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یونیورسٹی اور ہائی سکول میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کا پروگرام شروع ہوا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو عزیزم توصیف احمد نے کی بعد ازاں اس کا اردو ترجمہ عزیزم ریحان احمد وڑائچ نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم عطاء النور نے ہالینڈ کے تعلیمی نظام کے بارہ میں Presentation دیتے ہوئے بتایا کہ کہا جاتا ہے کہ ہالینڈ کا تعلیمی نظام ایک انتہائی پیچیدہ تعلیمی نظام ہے اور یہ بات کسی حد تک درست بھی ہے۔

ہالینڈ کے تعلیمی نظام کو بنیادی طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلا حصہ پرائمری سکول (Basis School) پر مشتمل ہے۔ دوسرا حصہ سیکنڈری سکول (Middelbaar Onderwijs) پر مشتمل ہوتا ہے اور تیسرا حصہ Higher Education پر مشتمل ہے۔

پہلا حصہ جو پرائمری سکول کا ہے اس میں چار سال کی عمر سے بچے کو داخلہ دیا جاتا ہے۔ پرائمری سکول کا دورانیہ آٹھ سال کا ہوتا ہے۔ اس طرح پرائمری سکول کے اختتام پر بچے کی عمر بارہ سال ہوتی ہے۔ پرائمری سکول کے آٹھویں سال میں بچے کا ایک مخصوص Cito Test لیا جاتا ہے جو بچے کی زندگی میں ایک انتہائی اہم Test ہے اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس ٹیسٹ کی بنیاد پر اس کے مستقبل کا فیصلہ ہوتا ہے۔

اس ٹیسٹ میں حاصل کئے گئے نمبروں کی بنیاد پر بچے کا داخلہ تعلیمی نظام کے دوسرے حصے سیکنڈری سکول میں ہوتا ہے۔ اس ٹیسٹ میں بچہ جو نمبر حاصل کرتا ہے اس کو تین Levels میں تقسیم کیا گیا ہے۔

تعلیمی نظام کا دوسرا حصہ سیکنڈری سکول ہے یہ آگے تین مختلف قسم کے سکولوں پر مشتمل ہے۔

1. Pre-Vocational Secondary School (VMBO)
2. Higher General Continued Education (HAVO)
3. Preparatory Scientific Education (VWO)

اب جو بچے Cito Test میں سب سے کم Level کے نمبر حاصل کرتے ہیں وہ VMBO سکول میں داخل کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح جو بچے درمیانے والے لیول کے نمبر حاصل کرتے ہیں وہ HAVO سکول میں داخل کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح جو بچے سب سے اونچے لیول (Level) کے نمبر حاصل کرتے ہیں۔ وہ VWO سکول میں داخلہ حاصل کرتے ہیں۔

تعلیمی نظام کا تیسرا حصہ جو پیشہ وارانہ تعلیم پر مشتمل ہے اس کو آگے تین مختلف قسم کے کالج یا یونیورسٹی میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

1. Vocational Education and Training (MBO)
2. Higher Professional Education (HBO)
3. Scientific Education (Research University)

اب وہ طلباء اور طالبات جنہوں نے VMBO سیکنڈری سکول میں تعلیم حاصل کی ہوتی ہے۔ وہ MBO میں داخلہ حاصل کرنے کے اہل ہوتے ہیں۔ MBO کا دورانیہ چار سال کا ہوتا ہے۔

اسی طرح وہ طلباء، طالبات جنہوں نے HAVO سیکنڈری سکول میں تعلیم حاصل کی ہوتی ہے وہ HBO میں داخلہ حاصل کرنے کے اہل ہوتے ہیں، HBO میں چار سال کا Bachelor کیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد ایک سے دو سال تک ماسٹر کیا جا سکتا ہے۔

وہ طلباء اور طالبات جنہوں نے VWO سیکنڈری سکول میں تعلیم حاصل کی ہوتی ہے وہ یونیورسٹی میں، ریسرچ میں داخلہ حاصل کرنے کے اہل ہوتے ہیں۔ یونیورسٹی میں تین سال کا Bachelor کیا جا سکتا ہے اور اس کے بعد ایک سے تین سال تک ماسٹر کیا جا سکتا ہے۔

یونیورسٹی (ریسرچ) میں ماسٹر کرنے کے بعد طلباء اور طالبات ریسرچ کے میدان میں مزید آگے بڑھ سکتے ہیں یا پھر کوئی ملازمت، Job حاصل کرنے کے مواقع موجود ہوتے ہیں۔

ہالینڈ میں موجود احمدی طلباء میں سے اس وقت 24 طلباء پرائمری سکول کے مرحلہ میں ہیں جبکہ 14 طلباء VMBO سیکنڈری سکول، 6 طلباء HAVO سیکنڈری سکول اور 6 طلباء VWO سیکنڈری سکول میں زیر تعلیم ہیں۔

اس وقت جو طلباء کالج/یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں ان میں سے گیارہ MBO میں ہیں اور چودہ HBO میں ہیں اور تین Research/ Ph.D کی فیلڈ میں ہیں۔

مجلس سوال و جواب

اس Presentation کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ زیادہ تعلیم یافتہ لوگ مذہب کے معاملے میں مختلف ہوتے ہیں۔ ان کی مذہب میں بالکل دلچسپی نہیں ہوتی۔ بعض خدا کو بھی نہیں مانتے۔ ایک کرسچن عورت جس کا آپریشن ہونا تھا اپنے طریق پر دعا کر رہی تھی تو ڈاکٹر کہنے لگا کہ اگر میں آپریشن نہ کروں اس کا علاج چھوڑ دوں تو اس کی یہ دعا کیا کام کرے گا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا اگر ڈاکٹر علاج چھوڑ دے تو یہ ڈاکٹر کا فعل ہوگا لیکن خدا کا وجود تو ہے۔ اس ڈاکٹر کو اخلاقیات کا پتہ نہیں۔ ڈاکٹر کے اس فعل سے کہاں سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا نہیں ہے۔ اگر تم کسی کا آپریشن کرنا چاہو اور خدا تمہارے ہاتھ باندھ دے تو تم نہیں کر سکو گے اور اگر تم نہ کرنا چاہو اور تمہارے اندر سے یہ خیال اٹھے گا کہ تم آپریشن کرو، علاج کرو تو جب یہ خیال اٹھے گا تو یہ خدا کی طرف سے ہی ہے۔

حضور انور نے فرمایا اگر آپ نے دعوت الی اللہ کرنی ہے تو پہلے خدا پر یقین دلائیں۔ خدا پر یقین آجائے گا تو پھر مذاہب سے دلچسپی پیدا ہوگی۔ بہت سے ایسے واقعات بھی آتے ہیں کہ جماعت کے پیغام سے اور دعوت الی اللہ سے خدا کے وجود کا قائل ہوا اور پھر احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔

پس جس کو خدا پر یقین نہیں ہے اس کو پہلے یقین دلاؤ کہ خدا ہے۔ اگر اس کو پہلے احمدیت کی دعوت کرو گے تو اس کو کیا فائدہ۔ اس کو کیا کہ احمدیت سچی ہے یا نہیں وہ تو خدا کا ہی قائل نہیں۔ اس لئے اسے پہلے خدا پر یقین دلاؤ۔

حضور انور نے فرمایا مادہ پرستی کی وجہ سے مذہب سے دلچسپی نہیں رہی۔

سائنس کی ترقی کی وجہ سے مذہب سے دور ہو گئے ہیں۔ حالانکہ آج کے زمانہ میں سائنس کی جو بھی ترقیات ہیں اور ایجادات ہیں اس کا ذکر چودہ سو سال پہلے قرآن کریم نے کر دیا تھا۔ Big Bang کی تھیوری ہے۔ بلیک ہول (Black Hole) ہے۔ سیاروں کا، ان کی گردش کا نظام ہے، زندگی کس طرح بیکٹیریا سے شروع ہوئی۔ آجکل کی سواریوں کے بارہ میں بتایا، دو سمندروں کے ملانے کے بارہ میں بتایا، یہ سب کچھ چودہ سو سال قبل بتایا۔ جبکہ اس وقت ان چیزوں کے بارہ میں کسی کے وہم و گمان اور تصور میں بھی نہیں تھا۔ ان لوگوں کو بتاؤ کہ یہ سب چیزیں چودہ سو سال پہلے لکھی گئی تھیں اور آنحضرت ﷺ نے بتائی تھیں۔ اب اتنا عرصہ قبل یہ علم کیسے آگیا۔ خدا ہی تھا جس نے بتایا تم تو اب ایجاد کر رہے ہو۔

حضور انور نے فرمایا جو خدا کو مانتے ہیں ان کو پھر مذہب کے بارہ میں بتاؤ اور ان کو مذہب کا قائل کرو۔ دین کی حسین تعلیم بتاؤ، عیسائیت کی تعلیم سے ہلکا سا مقابلہ کر کے بتاؤ کہ دین کی تعلیم بہتر اور کامل ہے۔ دیباچہ تفسیر القرآن میں مذاہب کا، تعلیمات کا موازنہ موجود ہے وہاں سے مطالعہ کریں۔ آپ کو مواد مل جائے گا۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ وقف نو طالبعلم کی اگر پڑھائی میں دلچسپی بدل گئی ہے اور کوئی دوسرا فیلڈ اختیار کر لیا ہے تو اس کی رپورٹ متعلقہ شعبہ اور انتظامیہ کو دے دیں۔ اگر ایک مضمون سے دوسرے مضمون میں جانا چاہتے ہیں تو بتا دیں اور مرکز کو بھی انفارم کر دیں تا کہ ریکارڈ میں اندراج ہو جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا اگر یہاں قدم جمانے ہیں تو ریسرچ (Research) میں جائیں تو یہاں ان لوگوں کو آپ کی ضرورت پڑے گی۔ جو ڈچ نیشنل ہیں ان کو چاہئے کہ ریسرچ میں جائیں۔ ایک تو آپ کا نام پیدا ہوگا اور دوسرے آئندہ آنے والے زمانے کو کنٹرول کر سکیں گے۔ ورنہ کئی Wilders اٹھیں گے اور شور مچاتے رہیں گے۔ ایسے لوگوں کا منہ بند کرنے کے لئے ریسرچ میں جانا چاہئے۔

طلباء کے ساتھ یہ پروگرام آٹھ بجکر بیس منٹ پر ختم ہوا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء کو قلم عطا فرمائے۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج ہالینڈ کی جماعتوں ایمسٹرڈم، نن سپیٹ، روٹرڈم، آرنہیم اور زاؤ داوست سے آنے والی 19 فیملیز کے 102 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والوں میں پاکستان اور بیلجیئم سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھی۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

کرکٹ ٹیم کی ملاقات

آج ملاقات کی سعادت پانے والوں میں آسٹریلیا سے مسرور انٹرنیشنل کرکٹ ٹورنامنٹ میں شامل ہونے کے لئے آنے والی کرکٹ ٹیم بھی شامل تھی۔ اس ٹورنامنٹ کا انعقاد لندن (یو۔کے) میں 17 تا 20 مئی کو ہو رہا ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 12 ممالک سے 18 ٹیمیں شرکت کر رہی ہیں۔ آسٹریلیا سے یہ ٹیم قریباً 22 گھنٹے کا طویل سفر طے کر کے لندن پہنچی تھی اور پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پانے کے لئے، خصوصی اجازت حاصل کر کے مزید دس گھنٹے کا سفر بذریعہ سڑک طے کر کے نن سپیٹ (ہالینڈ) پہنچے۔ ان کھلاڑیوں کی تعداد پندرہ تھی۔ ان سب نے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا اور تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ سبھی حضور انور سے مل کر بے حد خوش تھے کہ ملاقات بھی کی اور حضور انور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کی توفیق بھی ملی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اخلاص اور ایمان میں بڑھائے اور جو سعادتیں انہوں نے پائی ہیں وہ سب کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔ پھر یہ ٹیم رات بھر دس گھنٹے کا سفر کر کے واپس لندن (یو۔کے) پہنچی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجکر پینتیس منٹ تک جاری ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت النور میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے جائے قیام پر تشریف لے گئے۔

17 مئی 2012ء

صبح چار بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور دیگر دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف دفتری امور سرانجام دیئے۔

ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی اور انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج 41 فیملیز کے 206 افراد اور 16 سنگل افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ یہ فیملیز ہالینڈ کی جماعتوں Zoetermeer، Utrecht، Nunspeet، ایمسٹرڈیم، ہیگ، روٹرڈم، Amstelveen، Arnhem، Liden، Scheden، آئندھوفن اور ماسترخت سے ملاقات کے لئے آئی تھیں۔ ان میں سے ہر ایک نے اپنے آقا کی ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور اپنی زندگیوں کے اس بہترین لمحے اور اس خوش قسمت گھڑی کو ہمیشہ کے لئے تصویر میں بھی محفوظ کیا جو یقیناً ان کے لئے، ان کے بچوں کے لئے اور آئندہ آنے والی نسل کے لئے بھی ایک قیمتی یادگار کے طور پر محفوظ رہے گی۔ آج بھی سکول، کالجز اور یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں نے اپنے پیارے آقا سے قلم حاصل کئے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو حضور انور نے ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجکر پچیس منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

سالانہ جلسہ کی تیاری

جماعت احمدیہ ہالینڈ کا 32 واں جلسہ سالانہ 18 مئی بروز جمعۃ المبارک سے شروع ہو رہا ہے۔ آج شام تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے اپنے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔

جلسہ گاہ کے طور پر مردوں کے لئے اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ مارکی لگائی گئی ہیں اور چھوٹی عمر کے بچوں والی خواتین کے لئے ایک علیحدہ ہال میں بیٹھنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ لنگر خانہ کا نظام بھی گزشتہ چند روز سے بہت عمدگی کے ساتھ جاری ہے۔ کھانا کھانے کے لئے مردوں اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ مارکی لگا کر انتظام کیا گیا ہے۔ ایک علیحدہ مارکی لگا کر چائے پینے کے لئے انتظام کیا گیا ہے۔ حسب ضرورت دفاتر بنائے گئے ہیں۔ رجسٹریشن کا کام مہمانوں کی آمد کے ساتھ ساتھ جاری ہے۔ فرسٹ ایڈ کے لئے ایک علیحدہ دفتر ہے۔ شعبہ اشاعت کے تحت ایک بک سٹال بھی لگایا گیا ہے۔ مختلف اشیاء کی خرید کے لئے بھی چند سٹال موجود ہیں۔ آنے والے مہمانوں کے لئے باقاعدہ سیکیورٹی کا نظام موجود ہے۔ جہاں سے گزر کر احباب آتے ہیں۔ پارکنگ کے انتظام کے لئے خدام مختلف جگہوں پر موجود ہیں جو ایک نظام کے تحت راہنمائی کرتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے یہ تمام انتظامات بیت النور اور اس کے مختلف احاطوں میں کئے گئے ہیں۔

18 مئی 2012ء

آج سے نماز فجر کے وقت میں تبدیلی ہوئی اور چار بجکر چالیس منٹ کے بجائے ساڑھے چار بجے مقرر ہوا۔ اس نئے وقت کے مطابق ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔آج جماعت احمدیہ ہالینڈ کے 32 ویں جلسہ سالانہ کا پہلا روز تھا۔ پروگرام کے مطابق دوپہر ایک بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ آج جماعت احمدیہ ہالینڈ اپنی ویب سائٹ www.islamnu.nl کا اجراء کر رہی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا افتتاح فرمایا۔

پرچم کشائی

بعدازاں پرچم کشائی کی تقریب عمل میں آئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرایا۔ جبکہ امیر صاحب ہالینڈ نے، ہالینڈ کا قومی پرچم لہرایا بعد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

خطبہ جمعہ

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے ساتھ اس جلسہ کا افتتاح ہوا۔ یہاں مقامی طور پر ڈچ (Dutch) زبان میں اس کارواں ترجمہ کیا گیا۔

(اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ روزنامہ الفضل مورخہ 22 مئی 2012ء میں شائع کیا جا چکا ہے)

تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ناصر احمد صاحب مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ مرحوم صدر انجمن احمدیہ کے سابق محاسب اور افسر پراویڈنٹ فنڈ تھے۔ 13 مئی 2012ء کو بڑی لمبی بیماری کے بعد 74 سال کی عمر میں وفات پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرحوم کا ذکر خیر اپنے خطبہ جمعہ کے آخر پر فرمایا تھا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جلسہ کے مہمان

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے ہالینڈ کی تمام جماعتوں سے احباب جماعت مرد و خواتین اور بچے بڑی کثرت سے پہنچے تھے۔ اس کے علاوہ یورپ کے ممالک سویڈن، بیلجیئم، فرانس، یوکے اور جرمنی سے بھی ایک بڑی تعداد میں احباب جماعت مرد و خواتین نن سپیٹ (ہالینڈ) پہنچے تھے۔ ایک رات قبل مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا اور جمعہ سے قبل تک جاری رہا۔ نماز جمعہ پر مجموعی طور پر حاضری 1370 تھی۔ جس میں سے ہالینڈ کے باہر سے آنے والے احباب جماعت کی تعداد 617 تھی۔ ہالینڈ کے کسی بھی جلسہ سالانہ میں آج تک اس قدر حاضری کبھی نہیں ہوئی۔

آج بیت النور (نن سپیٹ) میں عید کا سماں تھا۔ مختلف ممالک اور مختلف قوموں اور قبائل کے مختلف رنگوں پر مشتمل اور رنگارنگ کی بولیاں بولنے والے ایک ہی ہاتھ پر جمع تھے۔ عربی بھی تھے عجمی بھی تھے، افریقن بھی تھے اور یورپین بھی تھے، کوئی اجنبی اور پرایا نہیں تھا۔ سبھی وحدت کی ایک ہی لڑی میں پروئے ہوئے تھے اور باہم اخوت و محبت اور کامل اطاعت کا نمونہ بنے ہوئے تھے۔

ساڑھے آٹھ بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے تو یہ پروانے اپنی شمع کے گرد اکٹھے ہو گئے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے اپنے ان عشاق کے درمیان رونق افروز رہے۔ سبھی نے شرف زیارت پایا اور برکتیں حاصل کیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے MTA انتظامیہ کو ہدایت فرمائی کہ جمعہ سے قبل جلسہ سالانہ ہالینڈ کے حوالہ سے جو ایک تعارفی پروگرام مختلف انٹرویوز پر مشتمل تھا اس میں عبدالحمید درفیلدن صاحب (نائب امیر جماعت ہالینڈ) کا انٹرویو تو آرہا تھا مگر تصویر نہیں تھی۔ تصویر انٹرویو لینے والے کی دیتے رہے ہیں اس لئے ان کا انٹرویو اب دوبارہ دکھائیں۔

معائنہ لنگرخانہ

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کتب کے سٹال پر تشریف لے گئے اور معائنہ فرمایا۔ اس سے کچھ آگے ہی احباب جماعت کو چائے مہیا کرنے کا انتظام تھا۔ حضور انور نے یہ انتظام بھی دیکھا اور پھر یہاں کے جماعتی کچن (جو جلسہ کے ایام میں بطور لنگرخانہ کے طور پر کام کر رہا ہے) میں تشریف لے گئے اور کھانا پکانے کے انتظام کا معائنہ فرمایا۔ یہاں کارکنان گوشت خود کاٹ کر تیار کر رہے تھے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر ناظم لنگرخانہ نے بتایا کہ ہم اگر کٹا ہوا گوشت خریدیں تو اس میں چربی بہت زیادہ آجاتی ہے۔ اس لئے ہم جانور کے مخصوص حصے خرید لیتے ہیں جن میں چربی بہت کم ہوتی ہے اور پھر خود کاٹ کر تیار کر لیتے ہیں اور یہ ہمیں قیمت کے لحاظ سے بھی مہنگا نہیں پڑتا۔

گوشت کاٹتے ہوئے جو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے علیحدہ کئے جاتے ہیں۔ ان کے بارہ میں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ قیمہ بنانے کی مشین نہ ہونے کی وجہ سے ان کو ضائع نہ کریں بلکہ فریزر میں محفوظ کر لیں اور بعد میں ان کا قیمہ بنالیں۔ شام کے کھانے کے لئے آلو گوشت کا سالن بنا ہوا تھا۔ حضور انور نے جائزہ لیا کہ گوشت پوری طرح پکا ہے یا نہیں۔ نیز جو نان مہیا کئے جارہے ہیں وہ بھی دیکھے اور فرمایا کہ روٹی پکانے کی ایک چھوٹی مشین یہاں لگ جائے تو ٹھیک ہے۔ ایک گھنٹہ میں پانچصد روٹی نکال دیتی ہے۔

لنگرخانہ کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے نن سپیٹ کے مضافاتی علاقہ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ قریباً پچیس منٹ کی سیر کے بعد واپس تشریف لے آئے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

محبت کا بھرم

بن پڑا جو بھی مخالف نے ستم رکھا ہے
تو نے قدوسؔ محبت کا بھرم رکھا ہے

تجھ کو حاصل ہوئیں اس راہ میں خوشیاں کتنی
ان پہ قسمت نے اجڑ جانے کا غم رکھا ہے

خوب دکھلائی وفا تو نے سرِ مقتل بھی
کٹ گئے ہاتھ تو سینے پہ علم رکھا ہے

تیری خوشبو سے مہک اٹھا ہے ربوہ سارا
تیری یادوں نے ہر اک آنکھ کو نم رکھا ہے

شرم سے سر کو نہ جھکنے دیا تو نے پیارے
راہ مشکل تھی مگر آگے قدم رکھا ہے

پیش کرتے ہیں سلام اور دعائیں تجھ کو
تو نے ہمت کا پھر اک باب رقم رکھا ہے

تجھ سے گر پھول ہوں گلشن میں تو اس گلشن پہ
مالکِ کل کا بہت ناز و کرم رکھا ہے

بشارت محمود طاہر

مکرم نذیر احمد سانول صاحب

گھر میں سبزیاں اُگانے کیلئے مشورے

موجودہ دور میں مہنگائی اپنے عروج کو پہنچی ہوئی ہے۔ متوسط اور غریب طبقہ اپنے گھریلو اخراجات برداشت کرنے سے عاجز آ چکا ہے۔ گھر اور کنبہ کو چلانے کے لئے اکثریت حیرانی و پریشانی کا شکار ہے۔ گھریلو ضروریات میں ایک اہم اور روزانہ کا خرچ ’’سالن‘‘ ہے جس کے بغیر صبح، دوپہر اور رات کا کھانا نامکمل ہوتا ہے۔ پھر سالن کی تیاری میں سب سے اہم مسئلہ ترکاری کا ہے۔ بازار میں اوّل موسم میں آنے والی سبزیات کے دام نہایت گراں ہوتے ہیں اور غریب آدمی تو اوّلین موسم کی سبزی تو خرید ہی نہیں سکتا۔ ابتدائی موسم کی کوئی بھی سبزی دو سو روپے یا ایک سو روپے فی کلو سے کم نہیں ہوتی اور ہری مرچ، پودینہ اور ہرا دھنیا تو تین چار سو روپے فی کلو تک ہوتا ہے اور یہ ہر گھر کی بنیادی ضرورت ہے اور ہمہ وقت مطلوب ہوتی ہے۔

اگر ہم تھوڑی سی محنت کریں اور ہمت کر کے اپنے گھر میں گملوں، پرانے کریٹوں، پرانی بالٹیوں، پرانی کنالیوں یا پرانے ڈبوں میں سبزیاں اگائیں تو اپنے گھر کا بجٹ کافی حد تک آسان بنا سکتے ہیں۔

ٹماٹر، دھنیا، پودینہ، ہری مرچ اور نیاز بو یہ سدا بہار سبزیاں ہیں۔ ان کے پودے بھی خوش شکل، خوش رنگ، خوبصورت اور دل لبھانے والے ہوتے ہیں۔ ان کو اگانے پر کوئی خاص اخراجات بھی نہیں ہوتے۔ ایک دفعہ کاشت کر لینے سے چھ ماہ سے سال تک انہیں محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔

پودینہ، نیاز بو اور مرچ کا پودا سال بہ سال تک کارآمد رہتے ہیں۔ حفاظت سے ان کی عمر بڑھتی رہتی ہے۔ پھر گھر کی خوبصورتی اور ماحول کے حسن میں اضافہ کا باعث بنتے ہیں۔ انہیں دیکھ کر انسان کی آنکھیں خیرہ، دل مسرور اور ذہن خوش رہتا ہے اور انہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ بآسانی منتقل کیا جا سکتا ہے۔ اگر یہ گھر میں اگائی گئی ہوں تو بازار میں جانے کی ضرورت ختم ہو جاتی ہے اور اپنا گھر ہی سبزی مارکیٹ بن جاتا ہے اور یہ کام اتنا آسان ہے کہ گھر میں موجود خواتین اور سمجھدار بچے بھی اسے بآسانی انجام دے سکتے ہیں۔

ان سبزیات کو اگانے کے لئے ’’ماہنامہ ندائے کسان لاہور‘‘ نے موسم، طریقہ، تیاری اور دیکھ بھال کے لئے معلومات شائع کی ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

موزوں سبزیات

موسم گرما میں ٹماٹر، بینگن، مرچ، شملہ مرچ، بیلوں والی تمام سبزیات جب کہ موسم سرما میں پتوں والی سبزیاں مثلاً پالک، دھنیا، پودینہ، سیلری، پارسلے، سلاد اور مٹر گملوں میں کاشت کے لئے موزوں ترین سبزیات ہیں۔

ساختیں

مختلف سبزیات کے لئے گملوں، خالی کریٹ، بوریاں اور کیاریوں کو استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح سے پرانی بالٹیاں یا گھی کے خالی کنستر بھی استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

کھادیں اور گملوں کی تیاری

گملوں کی تیاری کے لئے پتوں سے تیار کھاد (کمپوسٹ) بہترین نتائج دیتی ہے تاہم عدم دستیابی کی وجہ سے مٹی، گوبر کی کھاد اور ریت کا ایسا آمیزہ جس میں ریت ایک حصہ، گوبر کھاد دو حصے اور مٹی تین حصے شامل ہو بطور آمیزہ اچھے نتائج دیتا ہے۔ کیمیائی کھادوں کے استعمال سے پودوں کی بڑھوتری کا عمل تیز کیا جا سکتا ہے۔

پودے لگانے کا وقت

موسم گرما میں مارچ کے مہینے میں جب کورا پڑنا بند ہو جائے موسم گرما کی سبزیاں کاشت کر لیں۔ اسی طرح موسم سرما کی زیادہ تر سبزیات اکتوبر میں کاشت کی جاتی ہیں۔ تاہم اگیتی پھول گوبھی (گرما گوبھی) یا مولی کی کاشت جولائی میں کی جاتی ہے۔

گملے کہاں رکھے جائیں؟

چھت یا گھر میں موجود ایسے حصے جہاں دن میں سورج کی روشنی زیادہ دیر تک رہتی ہو گملے رکھے جا سکتے ہیں۔ پودوں کی اچھی بڑھوتری اور بہتر پیداوار کے لئے کم از کم 6 گھنٹے سورج کی روشنی انتہائی ضروری ہے۔

پودوں کی کانٹ چھانٹ

ٹماٹر کی لمبے قد والی اقسام مثلاً منی میکر یا دوغلی نسل کے پودوں میں نکلنے والے بغلی شگوفوں کو ساتھ ساتھ توڑتے جائیں تاکہ پودا ایک تنا قائم رکھ سکے اس سے پیداوار میں خاصا اضافہ ممکن ہوتا ہے۔ مرچ، شملہ مرچ اور دیگر سبزیات میں بیماری سے یا کیڑوں سے متاثرہ حصے توڑ دیئے جائیں۔

سہارا دینا

ٹماٹر کے لئے لمبے قد والی اقسام بیل دار سبزیات کو سہارا دیں تاکہ پودا وزن کو سہار سکے۔ اس مقصد کے لئے پائپ، لکڑی یا ڈوری کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ایسی سبزیاں جو خود اوپر جانے کی صلاحیت رکھتی ہیں مثلاً توری، گھیا اور کدو وغیرہ کو مضبوط ڈوری سے سہارا دیجئے۔

پانی

موسم گرما میں گملے کو 1 تا 2 دن کے وقفے سے پانی کی ضرورت ہوتی ہے جب کہ موسم سرما میں پانی دینے کا وقفہ 3 تا 5 دن ہونا چاہئے۔ پانی اس قدر دیں کہ گملے میں پانی کھڑا نہ ہو۔

اچھی پیداوار کیلئے تدابیر

پودوں کو کم از کم چھ گھنٹے سورج کی روشنی میں ضرور رکھیں۔

پودوں کی کانٹ چھانٹ اور سہارا کے عمل سے پیداوار میں اضافہ ممکن ہے۔

گملوں، کریٹوں یا دیگر ساختوں کی جسامت کے تعین کا انحصار پودے کی جڑوں کی لمبائی پر ہے۔

زیادہ پیداوار کے لئے دوغلی نسل کی اقسام منتخب کیجئے۔

گملوں اور دیگر ساختوں کا دوبارہ استعمال

پودوں سے مکمل پھل لے چکنے کے بعد موسم کے اختتام پر پودے اکھاڑ کر گملے خالی کر لیں۔ تمام آمیزہ کو اچھی طرح ملا کر گملے دوبارہ بھر کر استعمال میں لائیں۔

تیار شدہ مٹی نرسریوں سے مل جاتی ہے اور پنیری والے پودے مثلاً بینگن، ٹماٹر، مرچ، پودینہ بھی نرسری سے دستیاب ہوتے ہیں اور سبزیوں کے بیج بھی نرسری اور بیج والی دکانوں سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ محکمہ زراعت کے دفاتر اور اہل کاروں سے بھی بیج حاصل ہو جاتے ہیں۔

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ سال 2012ء کیلئے داخلہ فارم یکم مئی تا 30 جون 2012ء مدرسۃ الحفظ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ داخلہ فارم مکمل کرنے کے بعد مدرسۃ الحفظ میں جمع کروانے کی آخری تاریخ 5 جولائی 2012ء ہے۔ مقررہ تاریخ کے بعد کوئی فارم وصول نہیں کیا جائے گا۔ نامکمل فارم پر کارروائی ممکن نہیں ہوگی۔ داخلہ فارم حاصل کرنے اور واپس جمع کروانے کا وقت صبح 8 تا 12 بجے ہے۔ تمام احباب سے گزارش ہے کہ مقررہ اوقات میں تشریف لائیں فارم کے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ لف کریں۔

1۔ برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی

2۔ پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی

(انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہیں)

نوٹ: فارم پر صدر/امیر جماعت کی تصدیق لازمی ہے۔

اہلیت:

1۔ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 جولائی 2012ء تک اس کی عمر بارہ سال سے زائد نہ ہو۔

2۔ امیدوار پرائمری پاس ہو۔

3۔ امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

انٹرویو

1۔ ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 14 جولائی کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

2۔ بیرون ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 16,15 جولائی کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

انٹرویو کیلئے امیدواران کی لسٹ مورخہ 12 جولائی کو دارالضیافت کے استقبالیہ میں اور مدرسۃ الحفظ کے گیٹ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ تمام امیدواران سے درخواست ہے کہ انٹرویو کے لئے آنے سے قبل اس بات کی تسلی کر لیں کہ ان کا نام لسٹ میں شامل ہے۔ نیز مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔

عارضی لسٹ اور تدریس کا آغاز

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 18 جولائی 2012ء کو صبح 10 بجے مدرسۃ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ تدریس کا آغاز مورخہ یکم ستمبر 2012ء سے ہوگا حتمی داخلہ 31 دسمبر 2012ء کے بعد تسلی بخش تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

نوٹ: انٹرویو کیلئے قواعد پر پورا اترنے والے امیدواران کو علیحدہ سے کوئی اطلاع نہیں بھجوائی جائے گی۔

جو احباب اپنے بچوں کو داخل کروانے کے خواہشمند ہیں وہ ابھی سے اپنے بچوں کو روزانہ آدھا پارہ تلاوت کی عادت ڈالیں اور آخری پارے سے حفظ کروانا شروع کروا دیں۔

مدرسۃ الحفظ۔ شکور پارک نزد نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

پوسٹ کوڈ: 35460 فون: 047-6213322

(پرنسپل مدرسۃ الحفظ ربوہ)

خبریں

نیا موبائل فون لندن میں ایک ایسی موبائل ٹیلی فون سروس تیار کر لی گئی ہے جس کے ذریعے والدین نہ صرف اپنے بچوں کو ملنے والے ٹیکسٹ پیغامات دیکھ سکیں گے بلکہ ان کے کانٹیکٹس کو کنٹرول اور دور بیٹھ کر ضرورت پڑنے پر ان کے فون آف بھی کر سکیں گے۔ ڈیلی ٹیلی گراف کے مطابق سیفٹی سسٹم کے ذریعے ماں باپ ایک کمپیوٹر کے ذریعے موبائل فون کو مکمل طور پر کنٹرول کر کے 8 سے 16 سال عمر کے بچوں کا تحفظ کر سکیں گے۔ برطانوی کمپنی ''بمیلو'' کی جانب سے اس فون کی تیاری کا مقصد ان والدین کے خدشات کا ازالہ کرنا ہے۔ جنہیں یہ خوف لاحق رہتا ہے کہ ان کے بچے ذاتی ہینڈ سیٹس کے ذریعے غیر مناسب مواد تک رسائی نہ حاصل کر لیں۔

جاپان میں دنیا کا بلند ترین ٹاور لوگوں کیلئے کھول دیا گیا جاپان کے دارالحکومت ٹوکیو میں دنیا کا بلند ترین ٹاور لوگوں کیلئے کھول دیا گیا۔ ''اسکائی ٹری'' نامی اس ٹاور کی اونچائی 634 میٹر (2080 فٹ) ہے جسے 65 ارب جاپانی ین یا تقریباً 52 کروڑ ڈالر لاگت سے چار سالوں میں تعمیر کیا گیا ہے۔ گینز بک آف ورلڈ ریکارڈ کے مطابق یہ دنیا کا بلند ترین ٹاور ہے جبکہ دبئی کی برج خلیفہ بلند ترین عمارت ہے جس کی اونچائی 829 میٹر (2720 فٹ) ہے۔

مریخ پر کاربن کی موجودگی کا انکشاف

ایک تحقیق کے دوران حاصل ہونے والی نئی معلومات سے پتہ چلا ہے کہ سیارہ مریخ پر زندگی کے پنپنے کے بنیادی عوامل موجود ہیں۔ مریخ سے ملنے والے دس شہابیوں میں کاربن کی موجودگی کا پتہ چلا ہے۔

ارجنٹائن میں سائنسدانوں نے ڈائنوسار کی نئی قسم دریافت کر لی ارجنٹائن میں سائنسدانوں نے ڈائنوسار کی ایک نئی قسم دریافت کر لی۔ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ پیٹا گونیا میں دریافت ہونے والے ڈائنوسار کی نسل اب تک کے معلوم دور سے بھی ہزاروں سال پہلے زمین پر موجود تھی۔ 2009 اور 2010ء میں ماہرین کی ٹیم نے پیٹا گونیا میں ڈائنوسار کی اس نئی قسم کی کھوپڑی اور ڈھانچہ دریافت کیا تھا۔

عجائبات عالم

صحرائے اعظم افریقہ

دنیا کا سب سے بڑا ریگستان صحارا ریگستان ہے اس کا زیادہ تر حصہ شمالی افریقہ کے علاقوں پر مشتمل ہے جو تقریباً 5 ہزار 149 کلومیٹر ہے۔ یہ علاقہ مصر سے سوڈان تک جبکہ مغرب میں ماریطانیہ اور سپین کی سرحدوں تک چلا جاتا ہے۔ درمیان میں کئی اور ممالک آتے ہیں جیسے الجزائر، چاڈ اور نائیجر وغیرہ۔

صحرائے صحارا کا رقبہ 86 لاکھ مربع کلومیٹر ہے۔ اس کی وسعت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کا رقبہ پورے امریکہ کے برابر ہے۔ ایک طرف اس کی سرحد بحیرہ روم سے ملتی ہے۔ شمال میں یہ صحرا اطلس کی پہاڑیوں تک پھیلا ہوا ہے۔ مغرب میں اس کی سرحد بحرالکاہل تک ہے اور مشرق میں یہ بحیرہ احمر تک جاتا ہے۔ صحرائے صحارا کی سرحدی پٹی 5150 کلومیٹر لمبی ہے۔ شمال اور جنوب میں اس صحرا کی کوئی واضح سرحدی لائن نہیں ہے لیکن یہاں 62 میل چوڑا ایک ایسا چٹیل میدان ہے جو آہستہ آہستہ صحرا میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

اس بے آب و گیاہ بنجر زمین پر نہ صرف خشک پہاڑ ہیں بلکہ اس کی سنہری ریت پر موجود چند نخلستان یوں دکھائی دیتے ہیں جیسے زیورات پر سبز پتھر جڑے ہوں۔ صحرائے صحارا مختلف ہموار میدانوں پر مشتمل ہے جو سطح سمندر سے 590 سے 1181 فٹ تک بلند ہیں۔ اس ریگستان میں ایسے میدان اور نشیب بھی ہیں جو سطح سمندر سے بہت نیچے ہیں۔ سب سے بڑا نشیبی میدان ''قطارا'' ہے جو سطح سمندر سے 436 فٹ نیچے ہے۔ مجموعی طور پر صحارا باقی براعظم افریقہ سے نشیب میں واقع ہے۔

اس ریگستان میں پہاڑوں کے دو سلسلے ہیں۔ صحارا عربی لفظ ''صحرا'' کی جمع ہے جس کے معنی ریگستان کے ہیں۔ صحارا ریگستان افریقہ کے دس ملکوں میں منقسم ہے۔ شمال میں مراکش، الجزائر، تیونس، لیبیا اور مصر ہیں۔ جنوب میں ماریطانیہ، مالی نائیجیر، چاڈ اور سوڈان ہیں۔ اس صحرا کا ایک 11 واں علاقہ بھی ہے جس کے بارے میں ماریطانیہ اور مراکش میں تنازعہ ہے۔ یہ علاقہ مغربی صحارا ہے۔

اکثر لوگ صحارا کو ریت کا ایک نہ ختم ہونے والا سمندر سمجھتے ہیں جس میں اڑتی ہوائیں اس ریت کو ٹیلوں میں تبدیل کرتی رہتی ہیں۔ یہ ٹیلے 755 فٹ کی بلندی تک ہوتے ہیں۔ دن کے وقت یہاں درجہ حرارت 183 فارن ہائیٹ ہو جاتا ہے۔ صحارا میں سب سے گرم مہینے جولائی اور اگست کے ہوتے ہیں جبکہ جنوبی حصے میں مئی اور جون سب سے زیادہ گرم ہوتے ہیں۔ ایک طرف دن کے وقت موسم اتنا گرم ہوتا ہے تو دوسری طرف راتیں انتہائی ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ رات کو درجہ حرارت غیر معمولی طور پر گر جاتا ہے اور شمال کے بلند علاقوں میں کہر اور برف تک جم جاتی ہے اس ریگستان میں ایسے مقامات بھی ہیں جو سال میں 70 دن تک طوفان کی زد میں رہتے ہیں۔

صحارا میں صدیوں سے خانہ بدوش آباد ہیں۔ یہاں چار قسم کے لوگ آباد ہیں ان میں زیادہ تر ''بربر'' نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ شمالی علاقہ میں عرب بربروں کی تعداد زیادہ ہے۔ مغرب میں مورز نسل کے افراد رہتے ہیں۔ جنوبی وسطی پہاڑیوں کے نزدیک توریگ آباد ہیں۔ جبکہ تبّتی پہاڑیوں اور جنوبی صحارا میں ٹیڈا کی تعداد زیادہ ہے۔ ان لوگوں نے یہاں کے موسم اور حالات سے سمجھوتہ کر رکھا ہے صدیوں تک صحارا کا راستہ ہی ایسا ذریعہ تھا جس سے گزر کر افریقہ کے باشندے افریقہ کی شمالی بندر گاہوں تک جاتے اور اپنے ساتھ سونا، ہاتھی دانت اور نمک لاتے اور اس کی تجارت کرتے تھے۔

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن محمود صاحب نائب ناظر مال آمد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ علم بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب مورخہ 25 مئی 2012ء کو صبح ساڑھے آٹھ بجے مختصر علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مورخہ 26 مئی کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن وقف عارضی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ والدہ محترمہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اشاعت نے دعا کروائی۔ والدہ محترمہ بہت ہی دعا گو اور پنج وقتہ نمازوں کی پابند تھیں۔ باقاعدگی سے نماز تہجد ادا کرتی تھیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ملنسار، مہمان نواز اور غریبوں کی ہمدرد خاتون تھیں۔ خدمت خلق آپ کی سیرت کا نمایاں وصف تھا۔ خلیفہ وقت سے عقیدت و محبت اور نظام جماعت کی اطاعت کا جذبہ بے مثال تھا۔ اپنی ان خوبیوں کے باعث عزیزوں رشتہ داروں کے علاوہ غیروں میں بھی عزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھیں۔ والدہ محترمہ نے اپنے پسماندگان میں خاکسار کے علاوہ ایک بیٹی محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرحیم صاحب آف خانقاہ ڈوگراں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ انہیں اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور لواحقین کو ان کی خوبیوں اور نیکیوں کو اپنانے اور ہمیشہ زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور صبر جمیل دے۔ آمین فون نمبر: 0300-7715521

ربوہ میں طلوع وغروب 30 مئی

طلوع فجر	3:34
طلوع آفتاب	5:02
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	7:09

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔ خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ NASIR ناصر
PH:047-6212434

سروس شوز پوائنٹ کالج روڈ سے اقصیٰ روڈ پر منتقل ہو چکی ہے
سروس شوز پوائنٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
سکول شوز کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
0476212762-0301-7970654

چلتا ہوا کاروبار برائے فروخت
وحید کمپوزنگ سنٹر یونائیٹڈ مارکیٹ کالج روڈ ربوہ
047-6211309-0333-6708758

گھریلو سامان برائے فروخت
کوارٹر نمبر B-20 بیوت الحمد ربوہ
0333-6708758

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

FR-10